

مفتی اکبر حسن حقانی

دارالعلوم خیرالمدارس مردان

حضرت شیخ کی درسگاہ میں

کہاں گئے وہ رونق مندرجہ درس حدیث، میر کاروان، بزم علم و ادب کے صدر نشین جو بزم علم و ادب کو ویران چھوڑ گئے۔ خطابت کا دلوہ اور جذبہ اب ہم کہاں دیکھیں گے سنیں گے۔ حدیث و تفسیر کا درس اور علمی نکات بکھیرنے والا اب ہم نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہ سیاح عرب و عجم اب ہم کو نظر نہیں آئے گا۔ مرکز رشد و ہدایت دارالعلوم حقانیہ کے درالحدیث میں وہ بانگ بلائی اور نعرہ متنانہ اب نہیں سنایا جائے گا۔ وہ بلند آواز میں حدثنا و اخبرنا کے ترانے اب ہم نہیں سنیں گے۔ اپنے محبوب و مشفقت استاذ محدث کبیر مولانا عبدالحقؒ کے تذکرے، علمی طائف اور علمائے دیوبند کے عشق و محبت سے بھرے واقعات اب کہاں ملیں گے۔ عرب و عجم کے مختلف واقعات مجاہدین اسلام کے تذکرے، جہادی زمزمے اب ہمارے کانوں میں نہیں پڑیں گے اور بقول شاعر

یک نعرہ متنانہ زجائے نہ شنیدم

ویران شود آ شہر کہ می خانہ نہ دارد

یہ قلم کس کے بارے متحرک ہے اور فریاد کر رہا ہے، یہ استادی و استاد العلماء والحمد لله مولانا ڈاکٹر شیخ سید شیر علی شاہ المدنیؒ کا تذکرہ کر رہے ہیں، اور حزن و ملال میں بتلا ہے۔ کیوں؟ حضرت شیخ طویل عالالت کے بعد بروز جمعۃ المبارک عصر کے قریب روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ہفتہ کے دن لاکھوں کی تعداد میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے جنازہ پڑھا، اور آپؒ کے چادر اوڑھ کر ابدی نیند سو گئے۔ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ مشارک، طلباء اور دیگر ہزار عقیدت مند آپؒ کے حسین چہرے کو کبھی نہیں دیکھے گا.....

آسمان اس لحد پر شبتم افشاںی کرے

سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مشکلبار زندگی اور موت

حضرت اشیخ کون تھے؟ اس بارے میں کچھ لکھنا کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، مشکل کے بارے میں کچھ وضاحت کرنا اور اسے دکھانا یا چھپانا فضول کام ہے۔ اسکی مہک اور خوشبو سے پوری فضا معطر رہتی ہے

بس یہی حال حضرت اشیخ کا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ گو دنیا میں مشک کی طرح بنایا تھا اور بعد از وفات بھی مشک کی طرح قبر مبارک سے خوبیو آ رہی ہے جسے ہزاروں علماء و طلباء نے مشاہدہ کیا۔

کار زلف تست مشک افشا نی اما عاشقان
مصلحت را تہمت بر آ ہوئے چین بستہ اند

عبقری شخصیت

حضرت اشیخ عالم اسلام کی عبقری شخصیت تھے، پون صدی سے علمی، تدریسی، جہادی قُسْنیٰ خدمات میں مصروف تھے۔

محدث کمیر حضرت اشیخ دارالعلوم حفانیہ کے قابل فخر فرزند اور روح روائی تھے، آپ نے پون صدی دارالعلوم میں گزاری تحصیل علم سے لے کر اسکی اشاعت تک یہاں کے رہے، تا آنکہ موت کا پیالہ یہاں پر پیا۔ آپ کوئی عام آدمی اور عام عالم نہیں تھے، بلکہ دنیا کے اسلام کے مشہور شخصیت تھے۔ عرب و عجم میں اللہ نے بے حد مقبولیت عطا فرمایا تھا۔ مکہ اور مدینہ کے فضاؤں میں بھی رہنے کی سعادت حاصل تھی۔ اسی طرح دیگر کئی ممالک کے اسفار کئے تھے جو علمی اور تبلیغی اسفار تھے۔ دنیاوی اعتبار سے بھی صاحب ثروت اور دولت تھے لیکن علمی دولت سے مالا مال ہونے کی وجہ سے دنیوی جاہ و جلال کو کوئی وقعت نہیں دیتے تھے۔ زندگی زاہدانہ تھی اور اس شعر کے مصداق تھے.....

سعدیا شیراز یا نام بس ست
خانہ را دیم ہمہ خار و خس ست

عربیت پر بے مثال عبور

حضرت اشیخ کو اللہ تعالیٰ نے عربیت میں بے پناہ مہارت دی تھی عربی میں بے تکلف تقریر و تحریر کا ملکہ حاصل تھا۔ اسی طرح روانی سے عربی میں تقریر فرماتے تھے کہ ایک عربی انسل اور آپ کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوتا۔ ایک دفعہ عرب مہمان آئے جن میں سفیر اور کئی وزراء تھے۔ چونکہ دارالعلوم حفانیہ ایک میں الاقوامی یونیورسٹی ہے، یہاں پر ملک و پریون سے ہر قسم کے مہمان تشریف لاتے ہیں (اللهم زد فزد) تو جب وہ عرب مہمان آئے تو دارالحدیث میں ان کے لئے جلسے کا پروگرام بنایا گیا، پہلے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فصح عربی میں تقریر کی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا، اس کے بعد حضرت اشیخ کو تقریر کیلئے دعوت دی گئی، فصح و بلغ عربی میں ایسے مושرا نہداز میں تقریر کی کہ وہ سب عرب مہمان حضرت اشیخ کی طرف بار بار دیکھتے رہے اور لطف اندوڑ ہوتے رہے اور حضرت

الشیخ کے بیان سے اس وقت کے عرب وزیر خارجہ پر اتنا اثر ہوا کہ چہرے پر بشاشت واضح ہوتا رہا، بعد میں جب عرب وزیر خارجہ تقریر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو اپنے تقریر میں حضرت الشیخ کا بار بار حوالہ دیتے رہے۔

درس اصول حدیث

ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات علم اصول حدیث پر سیر حاصل بحث فرماتے، یہ سلسلہ چند جمعرات تک جاری رہتا اس درس کا انفتاح اس طرح فرمایا علم حدیث ایک مبارک علم ہے اور محدثین کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا عزت عطا فرمائی ہے۔ محدثین کے چہرے چمکتے ہیں، مولانا نصیر الدین غور غوثتویؒ، مولانا عبدالحقؒ، مولانا محمد زکریؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عبد الرحمن کامل پوریؒ یہ سب اکابر میں نے دیکھے ہیں اور ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ان کے چہروں پر انوار و برکات ہوتے تھے، مولانا عبدالحقؒ جب وفات ہوئے تو چہرہ مبارک ایسا نظر آرہا تھا کہ یا مخوب ہے۔

علم حدیث کے استاد کے لئے آداب

محدثین عظام فرماتے ہیں کہ استاد حدیث کے لئے چند آداب ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) جب شیخ چالیس سال کے ہو جائے تو مند حدیث پر بیٹھ جائے، اس وجہ سے کہ اتنی عمر میں آدمی کا عقل مضبوط ہوتا ہے۔ البتہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ شرط اس عالم کے حق میں ہے جو علم میں مکروہ ہو، اور اگر علم میں پختہ ہو تو اگر چالیس سال پورا ہونے سے پہلے مند حدیث پر بیٹھ جائے تو تھیک ہے، امام مالکؓ، امام شافعیؓ نے نوجوانی میں درس حدیث شروع کیا تھا۔ (۲) جب علاقتہ میں دوسرا محدث موجود ہو اور علم و عمر میں زیادہ ہو، تو چاہئے کہ کوئی دوسرا درس حدیث شروع نہ کرے اور طباء وہاں پر بھیجے۔ (۳) آج کل مدارس میں شیوخ حدیث زیادہ ہوتے ہیں، سب کی رعایت ضروری ہے۔ اور جب مدرسہ نہ ہو تو جو محدث علم ہو اس کی رعایت ضروری ہے۔ (۴) اگر طالب العلم مغلص نہ ہو تو درس سے خارج نہ کرے بلکہ حدیث کا اثر اس پر ہو گا، خود مغلص ہو بنے گا۔ (۵) محدث درس دینے سے پہلے وضوء کرے، اور اگر غسل کرے تو بہتر ہیں۔ (۶) طباء علوم دینیہ سے محبت کرے (۷) عبارت واضح اور آہستہ پڑھے۔ (۸) درس حدیث شروع کرنے سے پہلے تلاوت کی جائے۔ (۹) اوپری جگہ پر استاد بیٹھ جائے، تاکہ سب طباء کو نظر آئے جیسا کہ یہاں دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث میں انتظام ہے۔ (۱۰) دیگر اکابر محدثین کا تذکرہ ادب و احترام سے کرے۔ تلک عشرۃ کاملۃ

طالب حدیث کے لئے آداب

علم حدیث کے طالب العلم کے آداب بھی بیان کئے وہ بھی حضرت الشیخ نے بہت زیادہ آداب و شرافت بیان فرمائے تھے، ان میں سے دس آداب پر اکتفاء کروں گا تاکہ طابق اعلیٰ باعث ہو جائے۔

(۱) دورہ حدیث کا طالبِ اعلم عمل کی نیت سے شریک ہو، اور یہ نیت کرے کہ سیکھ کر دوسروں کو پہنچاوں گا (۲) رضاء حق کا طالب ہو (۳) صبح و شام یہ دعا کرے کہ اے مرے مولیٰ مرے لئے یہ سارے علوم آسان بنادے (۴) اپنے اخلاق رکھے (۵) عبیث باتیں نہ کریں اور اس باقی کے یاد کرنے میں وقت گزارے۔ (۶) صحیح موحد عالم سے حدیث پڑھے، مبتدع یا شرکیہ عقیدہ رکھنے والے سے نہ پڑھے، مثلاً کوئی علم غیب للرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ رکھتا ہو، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل مانتا ہو، یا شیعہ راضی ہو۔ (۷) استادوں کا ادب و احترام کرے (۸) احادیث کو زبانی یاد کرنے کی کوشش کرے۔ (۹) تکالیف اگر آئے تو برداشت کرے یہ سلف کی سنت ہے۔ (۱۰) اساتذہ سے مشورہ لیں۔

اکابر علماء کے واقعات و ارشادات

حضرت اشیعؒ دوران درس طلباء کو ترغیب دینے کے طور پر اور اپنے اکابر سے جوڑنے کیلئے علماء و مشائخؒ کے واقعات ارشادات سنایا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں چند واقعات پیش خدمت ہیں۔ (۱) فرمایا: شیخ الاسلام حضرت مدینؒ جب وفات ہوئے تو میں کراچی میں تھا میں نے اس وقت ایک مرثیہ پڑھا جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

نعمی المذیع عن دلهی بنعی
تقلقل منه افتدہ الرجال

مولانا ابوالکلام آزادؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا واقعہ

ایک دفعہ حضرت شاہ جی بخاریؒ مولانا آزاد کے مہمان ہوئے، مولانا آزادؒ چاۓ بہت مزیدار بنایا کرتے تھے تو شاہ جیؒ کے لئے چاۓ تیار کی اسکے بعد فرمایا کہ مزیدار ہے؟ شاہ جی نے فرمایا کہ مزیدار ہے لیکن: مولانا آزادؒ نے فرمایا کہ لیکن کیا مطلب؟ شاہ جی نے فرمایا کہ مزغ نہیں ہے۔ مولانا آزادؒ نے زعفران ڈال دئے، اسکے بعد شاہ جیؒ نے فرمایا کہ اب مزیدار ہوئی۔

محدث کبیر مولانا عبدالحقؒ

حضرت اشیعؒ تو اکثر و پیشتر آپؒ کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ مولانا صاحبؒ جب وفات ہوئے تو میں کراچی میں تھا، جنازے کے لئے آپنچا۔ مرے ساتھ کراچی سے علماء بہت آئے تھے مولانا صاحبؒ کا چہرہ وفات کے بعد ایسا نظر آ رہا تھا۔ گویا کہ محو خواب ہو۔ جنازہ پڑھنے کے وقت پرندے آئے تھے اور جھنڈ کے جھنڈ اور سماں کی طرح تھے۔ چہرہ چک رہا تھا۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ

تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد تھے۔ آپؒ نے بڑی تحریک چلائی۔ آپؒ کے ساتھ تحریک میں مولانا نصیر

الدین غور غوثوئی اور مولانا احمد علی لاہوری بھی تھے۔ مولانا ہزاروئی نے اپنا واقع خود بیان فرمایا تھا۔ کہ تحریک کے سلسلے میں میرے خلاف حکومت کی طرف سے بہت وارنٹ جاری ہوئے۔ میں روپوش ہوا اور ایک جنگل میں تھا کہ شام ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ سب پندے بچوں سمیت اپنے گھونسلوں کی طرف روانہ ہوئے، یہ دیکھ کر مجھ کو بھی اپنا گھر اور بچے یاد آئے۔ نماز عشاء پڑھکر اسی سوچ و پریشانی میں سو گیا۔ صبح سوریے اٹھ کر دیکھا تو میرے ارد گرد تین چار سانپ موجود تھے۔ جب ادھر ادھر یہ دیکھے تو وہ مجھ سے آہستہ آہستہ روانہ ہوئے۔ حضرت اشیخ نے جب یہ واقعہ سنایا تو بہت روئے اور پورا درالحدیث ماتم کنال ہوا اور حضرت اشیخ نے فرمایا کہ یہ سانپ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے لئے مقرر کئے تھے۔

مبلغ اسلام مولانا سعید احمد خان

مولانا سعید احمد خان نے عرب ممالک میں بہت کام کیا تھا۔ ایک مرتبہ میں آپ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک ڈاکٹر آیا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا، تقریباً ۶ چھ سال کا تھا۔ اور بہت ادب سے بیٹھا تھا۔ مولانا صاحب ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ بچہ بہت سمجھیدہ انداز میں بیٹھا تھا۔ مولانا سعید خان نے اس ڈاکٹر سے فرمایا کہ یہ بچہ اتنا با ادب ہے گویا کہ حضرت حکیم الامت تھانوئی کا مرید ہو۔

مولانا الطف اللہ جہانگیر وی

مولانا الطف اللہ صاحب یہاں جہانگیر کے سب سے بڑے عالم تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیری کے شاگرد تھے اور مولانا محمد یوسف بنوری کے ساتھی اور معتمد خاص تھے۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اولین اساتذہ میں تھے۔ اور تاسیس میں حضرت بنوری کے ساتھ شریک تھے۔ ایک مرتبہ مولانا الطف اللہ صاحب کے یہاں دہلی سے مہمان آئے تھے تو مہمانوں کو قضاۓ حاجت پیش آئی۔ مولانا ان کو لے گئے، وہ مہمان فلاش کے عادی تھے اس لئے کھیت جانے کو پسند نہ کیا۔ مولانا نے ان کے لئے پردوں سے فلاش کی طرح جگہ بنائی اور دو اپنے ادھر ادھر رکھیں اور فلاش کے کمود کی طرح جگہ بنایا اور پھر مہمانوں سے کہا کہ جاؤ، قضاۓ حاجت کرو۔ پس وہ مہمان قضاۓ حاجت کو گئے۔

مولانا عبد الغفور صاحب

مولانا عبد الغفور سوات کے باشندہ تھے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اور یہاں دارالعلوم میں استاد تھے۔ صدر مدرس کے عہدے پر تھے۔ ایک دفعہ مولانا عبد الحمیت کے مسجد میں نماز کسوف پڑھایا۔ پہلی رکعت میں سورۃ ال عمران پڑھا۔ مولانا عبد الحمیت ان کا بہت احترام فرماتے تھے۔ وہ بھی حضرت مولانا کے حد درجہ احترام فرماتے تھے۔ مولانا عبد الغفور بہت سادہ آدمی تھے۔ ان کا ایک واںکٹ تھا۔ صرف عید کے دن پہن لیا کرتے تھے اور یا جب کوئی مہمان آ جاتا۔

مولانا محمد الیاس اور ان کی دعوت

یہاں دارالعلوم میں مولانا عبد الغنی صاحب[ؒ] ہمارے استاد تھے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ جب ہم دیوبند میں پڑھتے تھے تو ایک مرتبہ میوات مولانا محمد الیاس[ؒ] کی ملاقات کے لئے گئے۔ مولانا نے ہمیں تبلیغی کام جماعت میں جانے کی دعوت دی لیکن ہم پراثر نہ ہوا۔ وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن کچھ دری وابس آگئے اور پھر باقی شروع کیں اور دعوت دی۔ ہم پر بڑا اثر ہوا۔ ہمارے استاد مولانا عبد الغنی[ؒ] نے فرمایا کہ مولانا الیاس صاحب[ؒ] جب ہم سے اٹھ کر چلے گئے میرے خیال میں یہ اٹھ کر صلوٰۃ الحاجت پڑھنے کے تھے۔ صلوٰۃ حاجت کی بہت برکات ہیں۔ ابراہیم کی بی بی حضرت سارہ کو جب بادشاہ نے گرفتار کیا تو حضرت ابراہیم[ؒ] نے صلوٰۃ حاجت پڑھی تو بی بی بادشاہ کے پنجے سے نکل گئی۔

شیخ عبدالعزیز ابن عبد اللہ ابن باز^ر

یہ سعودی کے مفتی اعظم تھے انکے ساتھ اور بھی مفتیان تھے اور آپکے سرپرستی میں کام کرتے تھے۔ آپکے پاس مہر تھا جو انوٹھی کی طرح بنا ہوا تھا۔ رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ جیب سے مہر نکال کر فتوی پر لگاتے تھے اور عجیب بات یہ ہے کہ خود اندر ھٹے تھے۔ میرے استاد تھے اور مسلک اسلامی تھے لیکن امام ابوحنیفہ[ؒ] کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اکثر درس میں ان کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جامعہ اسلامیہ کے بورڈ پر کسی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں نازیبا کلمات لکھ دیے۔ میں اس وقت وہاں پڑھتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر پورے جامعہ میں احتجاج کیا اور سب طلباء کو اس بارے میں ابھارا۔ اور شیخ کی خدمت میں گیا اور ان کو یہ واقعہ سنایا تو وہ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ امام ابوحنیفہ تو بہت عظیم شخصیت تھے۔ حدث اور فقیہ تھے۔ اور پھر ایمر جنسی گھٹی بھائی اور پورے جامعہ کے طلباء کو جمع کر کے امام ابوحنیفہ[ؒ] کے مناقب و فضائل اور کمالات علمی پر ایک گھنٹہ یا سوا گھنٹہ تقریب کیا۔

اطائف و ظرائف

جس طرح کے پہلے وضاحت ہوئی، حضرت اشیخ درس میں بطور خوش طبعی کے اطاائف و ظرائف سنایا کرتے تھے ان میں سے اس طرح کے چند پیش خدمت ہیں۔

(۱) سعودی میں ایک بڑھی (carpenter) تھا۔ غار میں بیٹھا تھا۔ میں نے اسے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا و شمود الذین جابوا الصخر بالواد پھر میں نے پوچھا وز جتنا حیہ؟ کہا حیہ کھیہ تسعی میں نے پھر پوچھایا کس طرح ہے؟ یعنی بیوی کے بارے میں کھیہ تسعی کہنے کیا مطلب ہے؟ کہا: جب میں گھر پو والدہ کے لئے کچھ لاتا ہوں تو یہ کہتی ہے کہ میرے لئے بھی لائے اور مجھے تنگ کرتی ہے۔

(۲) حضرت قادہؓ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان کی اولاد تھی؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: کہ میں شیطان کی شادی میں شریک نہیں تھا کہ مجھے پڑتا ہو۔

(۳) میرا ساتھی تھا، یہاں دارالعلوم میں ہم پڑھتے تھے۔ جب رجب کے مہینے میں دارالعلوم کے لئے چندہ کے سلسلے میں ہم لاہور گئے۔ جب بس میں سوار ہوئے تو بس میں لکھا تھا کہ چلتے گاڑی میں پانی کا انتظام موجود ہے تو میرے ساتھی نے کنڈکٹر سے کہا کہ اس مکتب کا مصدق خارج میں موجود ہے؟ کنڈکٹر جیران ہوا کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اور یہ بار بار اپنا جملہ دھراتا تھا۔ آخر کنڈکٹر کو غصہ آیا۔ میں نے کہا کہ یہ پانی مانگتا ہے۔

قاضی کا واقعہ

ایک قاضی بازار میں گئے تھے وہاں ایک پاگل کو دیکھا اس کی داڑھی گھنی تھی اور قاضی کی داڑھی خفیف تھی۔ قاضی صاحب نے دیکھ کر کہا کہ ذوالحیة کثہ پاگل نے فوراً جواب دیا وہ الذی خبث لا یخرج الانکدا

ایک منطقی کا واقعہ

ایک منطقی عالم تھے کھانا کھا رہے تھے سامنے سے دوسرا منطقی گزر اسلام کیا تو اس نے دوسرے کو کہا۔ کہ کھانا کھا دوسرے نے کہا نہیں کھاتا ہوں پھر بعد میں پیشمان ہوا کہ اگر دوبارہ دعوت دے تو ضرور کھاؤں گا بھوکا تھا۔ اس نے دعوت نہیں دی تو خود پوچھا کہ یہ کھانا کیسا ہے؟ اور سوچ لیا اگر کہے کہ گرم ہے تو شریک ہوں گا کہ بہت اچھا ہے اور یہ کہے کہ ٹھنڈا ہے تو پھر بھی شریک ہوں گا تو پوچھا کہ یہ کھانا کیسا ہے تو پہلے منطقی نے بھی سوچا کہ اگر کھوں کہ گرم ہے یہ آئے گا اور اگر کھوں کہ سرد ہے تو بھی آئے گا لہذا جواب میں کہا کہ کھانا ہے لیکن نہ گرم ہے اور نہ سرد، تو دوسرا فوراً آکر بیٹھ گیا کہ پھر کیا ہے؟ کہ نہ گرم ہے اور نہ سرد اور کھانے میں شریک ہو کر خوب سیر ہوئے۔

مالدار اور غریب کے میٹوں کا واقعہ

ایک بادشاہ کا بیٹا تھا اور دوسرا غریب کسان کا۔ دونوں میں دوستی تھی ایک دن بادشاہ کے بیٹے نے کہا کہ مرے باپ کا قبر مزیدار ہے قیمتی پتھر ہے۔ سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے مضبوط بھی ہے۔ اور تمہارے باپ کی قبر کچی ایښت اور مٹی سے بنی ہے تو غریب کے بیٹے نے کہا کہ جب قیامت کا دن آجائے تو میرا باپ ایک پاؤں سے قبر کا ایک طرف مارے گا اور دوسرا پاؤں سے دوسرا طرف اور آزادی سے نکلے گا اور تمہارا باپ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کچھ نہیں کر سکے گا اور اندر زمین میں رہ جائے گا۔

امام ابوحنیفہ سے عشق

یہاں دارالعلوم میں ہمارا استاد تھا مولانا عبد الغفورؒ وہ اس حدیث کو جب بیان کرتے تھے جف القلم

بما انت لاق تو اس کے بعد فرماتے و من شک فيه فهو زن طلاق حضرت الشیخ امام ابوحنیفہ کے عاشق زار تھے، اکثر درس میں انکے حالات بیان کرتے تھے فرمایا امام ابوحنیفہ بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ میں مسجد حرام میں تھا چند ساتھیوں کے ساتھ کتاب الفقه علی المذاہب الاربعہ تھی اس میں لکھا تھا کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضوء علی الوضوء کی صورت میں مستعمل پانی بخس ہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ لا نفهم بقول ابی حنیفہ میں نے کہا کہ اس سے گناہ زائل ہوتے ہیں اس وجہ سے امام ابوحنیفہ اس کو بخس کہتے ہیں۔ آج کل لوگ یہ تاثر دیتے ہیں کہ آپ احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے۔ آپ کو فقط سترہ احادیث یاد تھے۔ حاشا وکلا علامہ محمود آلویؒ بہت بڑے عالم تھے۔ روح المعانی ان کی علمی شاہکار ہے، پہلے شافعی المسلک تھے بعد میں حنفی ہوئے اور فرمایا کہ میں نے حنفی مذهب کے دلائل مضبوط پائے اس وجہ سے حنفی ہوا۔

بعض علمی نکات

علامہ انور شاہ شمیریؒ نے لکھا ہے کہ میں نے خشوع کے بارے میں بہت ساری کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ کہ اس کا حکم کیا ہے۔ تب میں نے الاختیار لتعلیل المختار میں دیکھا کہ مستحب ہے اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے کہ نماز میں حسن قبول کیلئے خشوع شرط ہے۔

اعضاء وضوء و حنونے کی حکمت

وضوء میں ہاتھ اور بازو اور چہرے کا دھونا ہوتا ہے۔ حکمت یہ ہے۔ کہ انسان میں دو قوتوں میں ہے (۱) قوت علمی (۲) قوت عملی، قوت علمی سر میں ہے اسلئے وہاں پر تکلیف دھونے کا نہیں۔ قوت علمی کی عظمت کے خاطر معاف ہے بلکہ مسح کرنا ہوگا۔ ہاتھ میں قوت عملی ہے سارے بدن کے لئے بمنزلہ خادم کے ہے اس کا دھونا ضروری ہے اور چہرے میں دونوں قوتوں میں اس میں بھی دھونا ہے کیونکہ اس کا مرتبہ سر سے کم ہے اور ہاتھوں سے زیادہ ہے۔

نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نیند ناقض وضوء نہیں تھا جیسا کہ الفیہ میں ہے

الاعظم	الامام	عند	النبي	نوم
فاعلم	الوضوء	حتما	لاینقض	

عیسائی کا واقعہ

ایک دفعہ میں جا رہا تھا۔ تو سامنے عیسائی آیا۔ اور کہا کہ یہ جھوٹ ہے کہ عیسیٰ ابن اللہ ہے بلکہ وہ عبد من عباد اللہ ہے ایسے عیسائی بہت کم ہوتے ہیں، اور آج کل بالکل نہیں ہے۔

مذینہ یونیورسٹی کے واقعات

ایک دفعہ مجھ پر وہاں غیر مقلد نے اعتراض کیا کہ تمہاری فقہ میں امامت کے شرائط میں لکھا ہے کہ احسن وجہا و احسن زوجہ و اعظم ذکرا میں نے جواب دیا کہ احسن وجہا سے مراد سیماہم فی وجوہہم ہے یعنی نورانی شخص ہو اور احسن زوجہ سے مراد یہ ہے کہ عام طور پر محلہ کی عورتیں امام کی گھر جاتی ہے تو اس طرح پتہ چلتا ہے اور اعظم ذکر ایہ ذکر نہیں بلکہ ذکر (بکسر الدال) ہے۔ یعنی زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔

حضرت الشیخ کا عشق رسولؐ

میں ایک دفعہ مدینہ منورہ میں تھا۔ پہاڑ پر چڑھ گیا اور ان مقامات کو تلاش کر رہا تھا۔ جہاں پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک رکھے تھے۔ راستے میں ایک بوڑھا مل گیا۔ میں نے اس کے ساتھ عربی میں بات شروع کی۔ اسکے ساتھ یوں بھی تھی۔ اس نے کہا کہ عجی ہے اور اس طرح فصح عربی میں باتیں کرتا ہے۔ میں نے ان کو قرآن بھی سنایا اور اسکے بعد قصیدہ امراء القیس و دیگر سنائے۔ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اور سناؤ۔

مذینہ منورہ میں مزدوری

میں نے مذینہ منورہ میں مزدوری بھی کی ہے۔ ایک دفعہ چھ دن پے درپے کنویں میں مزدوری کی مالک نے بتایا کہ رات کو بھی کام کریں۔ دن کے وقت پولیس کا خطرہ ہے۔ جب کنویں میں پانی آیا تو ہم کو انعام دیا۔

سعودی میں ترجمانی

سعودی عرب میں قضاۃ ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ مختلف زبان والے ترجمان ہوتے ہیں۔ میں نے بھی وہاں ترجمانی کی ہے۔

مذینہ میں حضرت اقدس خواجہ صاحبؒ کی تشریف آوری

میں مذینہ منورہ میں تھا کہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ تشریف لائے کہ پاکستان میں ختم نبوت کا جلسہ کر رہا ہوں ارادہ ہے کہ یہاں حرم کا امام اس جلسے میں مدعو کرو آپ انہیں دعوت دیں۔ میں نے کہا کہ پہلے وکیل سے رابطہ کریں گے۔ تب اسکے ہاں گئے میں نے حضرت خواجہؒ کا تعارف کرایا۔ اس نے کہا کہ ضرور امام حرم شرکت کرے گا۔

حفیت کا پکارنگ

بندہ نے دوران درس استاد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحیم دیروی عرف دیر بابا ہی سے یہ بات سنی تھی کہ مفتی اعظم مفتی محمد فرید صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جامعہ اسلامیہ مذینہ منورہ کو جو بھی جائے وہاں پر سلفیت کارنگ

چڑھ جاتا ہے۔ ماسوائے دو علماء کے ایک مولانا شیر علی شاہ المدنی صاحب اور دوسرا مولانا محمد حسن جان المدنی الشہید۔ یہ دونوں علماء تبحیرین گئے تھے۔ اسی لئے اپنے علم و تحقیق کی بناء پر وہاں حفیت کا دفاع کرتے رہے۔

مسلم دیوبند پر تصلب

حضرت اشیخ حضرت شیخ الحدیث کے جانشین اور علمائے دیوبند کے عاشق زاد اور انکے مسلک و مشرب پر سختی سے کاربند تھے۔ اس وجہ سے اکابر دیوبند کا مسلک اعتدال ان کا اوڑھنا بکھونا تھا۔ اس سلسلے میں چند افادات پیش خدمت ہیں۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریمؐ اپنے قبراطہر میں زندہ ہے۔ اس وجہ سے روپہ پاک کے سامنے درود پڑھنا چاہئے۔ حضورؐ خود سنتے ہیں حدیث میں آیا ہے: من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته (الحدیث) اور دوسری حدیث ما من مسلم یسلم علی الا و رد الله علی روحی الخ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سنتے ہیں۔ لیکن آہستہ پڑھنا چاہئے زور سے پڑھنا بے ادبی ہے محدث ابن ابوکبر نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب بعد الوفات بھی اس طرح ہے جیسا کہ حیات میں تھا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبراطہر میں زندہ ہے۔ بعض بے ادب وہاں زور سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہاں پر بھی بریلوی حضرات آذان سے پہلے درود شریف پڑھتے ہیں۔ جو ثابت نہیں۔ حضرت بلاں نے نہیں پڑھا ہے۔ بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ بے ادبی سے بچو۔

سماع الموتی

سماع الموتی کے متعلق اختلاف ہے، عبد اللہ ابن عمرؓ اور انکے والد محترم قائل بہ سماع ہیں اور حضرت عائشۃؓ انکار کرتی ہے۔ تو یہ مسئلہ صحابہ کے درمیان اختلافی ہے۔ اور امام ابوحنیفہؓ سے اس بارے میں کچھ منقول نہیں۔ فقه کی کتابوں میں کتاب الایمان میں بیکین کے مسئلے سے جو استدلال کیا جاتا ہے۔ بیکین کا مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص نے کہا و اللہ لا اکلم فلا نافکلمہ بعد موته لا یحنت تو اس سے نفی سماع لازم نہیں آتی۔ اس وجہ سے کہ قسموں کا دار و مدار عرف پر ہے۔ علماء دیوبند میں قطب الارشاد حضرت گنگوہیؓ سماع الموتی کے قائل تھے۔ اور حضرت گنگوہیؓ السلام علیکم یا اهل القبور سے استدلال کرتے تھے کہ یہاں پر خطاب ہے اور خطاب ان کو ہوتا ہے جو سنتے ہو۔ اس طرح حدیث قلیب بدر اور انه یسمع قرع نعالہم سے استدلال کیا ہے۔ امام بخاریؓ بھی سماع الموتی کے قائل تھے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؓ نے اقتداء الصراط المستقیم میں لکھا ہے۔ و سماع الاموات من الاحیاء حق تو اس مسئلہ میں تشدد کرنا مناسب نہیں۔ اگر دلائل کے بیان و پر ۲ دو علماء آپس میں اختلاف کرے تو منع نہیں ہے۔

لیکن ایک دوسرے کو کافر و مشرک نہ کئے۔ نواب صدیق حسن خان نے بھی لکھا ہے ان جمیع الاموات من المونین لیسمعون علامہ آلوی نے روح المعانی میں لکھا ہے ان السماع ثابت فی الجملة مدینہ منورہ میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہے۔ اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں لا تشد الرحال الا لی ثلاثۃ المساجد تو مدینہ کو بھی رووضہ کی نیت سے سفر کرنا منع ہے بلکہ مسجد نبوی کی نیت کرے اور پھر رووضہ کو جائے تو تھیک ہے لیکن بقصد الزیارتہ لی روپۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر نہ کرے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ رووضہ مطہرہ کی نیت سے مستقل سفر کرنا جائز بلکہ مندوب ہے اور مذکورہ حدیث میں متنقی منه مذوف ہے۔ ای لا تشد الرحال من المساجد الا لی المساجد الثلاثۃ اسی طرح شیخ ابن تیمیہ عام اموات کے قبور کی زیارت کو بھی منع کرتے ہیں لیکن شیخ کا قول مرجوح ہے البتہ عورتوں کو زیارت القبور سے منع کرنا چاہئے اس وجہ سے کہ بدعاں کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ شرکیات و بدعاں کے رد میں حضرت اشیع سیف بے نیام تھے عید میلاد، عرس وغیرہ کا رد فرماتے تھے۔ جو میرے عالمہ نافعہ میں محفوظ ہے عنقریب منظر عام پر آئے گا۔ اور اس سلسلے میں علماء دیوبند کے مسلک و مشرب کے پابند تھے۔ اور اس شعر پر عمل پیرا تھے۔

اقوال بنی پھول ہیں بدعاں ہیں کانٹے
ہم پھولوں کو کانٹوں سے جدا کرتے رہیں گے

پسندیدہ کتابیں

حضرت اشیع طلباء کو مطالعہ اور کتابوں کی ترغیب بھی دیتے تھے۔ کہ کتابیں خریدو۔ بعض کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ مشتمل نمونہ خروار ہے۔

(۱) الرسالۃ المستطرفة (۲) تدریب الرادی (۳) شرح التقریب للسیوطی (۴) فتح المغیث (۵) مقدمہ ابن الصلاح (۶) الباعث الحشیث (۷) قواعد الحشیث (۸) کشف العقب عنایہ قولہ الترمذی و فی الباب (ڈاکٹر حبیب اللہ مختار) (۹) مجمع الفوائد (۱۰) تقریب التہذیب (۱۱) تہذیب التہذیب (۱۲) تہذیب الکمال (۱۳) آیات الرحمن فی جہاد افغانستان، افغانستان کے شہداء کے متعلق ہے۔ انکی کرامات ذکر ہوئے ہیں۔ (۱۴) احکام القرآن لابی بکر جصاص (۱۵) الادب المفرد لامام البخاری (۱۶) انوار القرآن ملا علی قاری کی تفسیر ہے (الحمد لله رب العالمین) (۱۷) المغنی لابن قدامة (۱۸) حفظ الاسرار بتعلیم سید الابرار مولانا عبد الباقی حقانی (۱۹) الصحاح للجوہری (۲۰) مستطرف

وظائف و عملیات

امتحان کیلئے باوضوء آنا چاہئے۔ اس لئے کہ احادیث اس میں ہوتے ہیں۔ اسکا احترام کرنا چاہئے۔ اور تفسیر و حدیث کے علاوہ پرچہ ہوتے بھیوضو کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ وضو سلاح المومن ہے پھر درکعت نفل پڑھے اور امتحانی ہال میں داخل ہو جاؤ۔ جب سوالیہ پرچہ دی جائے تو سوالیہ پرچہ پڑھنے سے پہلے درود شریف پھر تین بار ربی زدنی علماء پھر ایک بار رب اشرح لی صدری یفقط ہوا قولی تک پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا اللهم یا معلم آدم علمنی و یا مفهم سلیمان فہمنی پھر آخر میں تین بار درود شریف پڑھو۔ پھر پرچہ شروع کرے اور شروع کرنے سے پہلے سوالیہ پرچہ مکمل سوالات پڑھے۔ جو جواب آپ کو یاد ہو اور اچھی طرح آتا ہو پہلے وہ حل کریں۔ نقل مت کرو خوب محنت کرو۔ پہلے مضمون بنالو بعد میں لکھنا شروع کرو۔ صاف صاف لکھو۔ خوش خط اور واضح لکھو۔

متحن کے آداب

متحن جب پرچہ تقسیم کرتا ہو تو اگلی طرف سے شروع کرے۔ پیچھے طرف سے شروع نہ کرے۔ یہ بد فالی ہے اور طلباء سے باتیں بھی نہ کریں۔ اور کسی کو جواب بھی نہ بتائیں یہ خیانت ہے۔

وسوسة کا علاج

پہلے اعوذ باللہ پھر معوذ تین پڑھے اور بائیں طرف تین رفعہ تحکوک مارے اگر وسوسة وضو میں آتا ہو تو اس طرح کہو کہ اللہ کے نام پناہ مانگتا ہوں شیطان کے شر سے ہلاک ہو جاو شیطان مری وضو ٹھیک ہوئی ہے۔

ترقی علم

ہر نماز سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ رب زدنی علماء اور گیارہ مرتبہ رب اشرح لی صدری للہ یفقط ہوا قولی تک اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے اللهم یا معلم آدم علمنی و یا مفهم سلیمان فہمنی

خارش (سپونٹرے) کا دام

جس پر خارش ہو یادا نے ہو، تو پہلے انگلی کو لعاب میں آلوہ کرے۔ اور مٹی پر رکھے اور پھر دانے یا خارش کی جگہ پر مل کر یہ دعا پڑھے بسم الله تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی سقینا باذن ربنا

نظر بد کا علاج

حضرت امام حسن بصریؑ فرماتے ہیں کہ جس پر نظر بدگی ہو تو اس کو اس آیت پر دم کرے۔ آیت یہ ہے و ان یکاد الذين کفروا لیز لقونک بایصارہم لما سمعوا الذکر و يقولون انه لمجنون و ما هو الا ذکر

للعالمن یا جس نے نظر بد کیا ہواں کے وضوء کا پانی مریض پر (یعنی جس پر نظر بد لگی ہو) چھڑ کاو کریں۔ ٹھیک ہو گا یہ دوسرا طریقہ بخاری میں موجود ہے۔

مریض کی عیادت کے وقت دم

جب کسی کی عیادت کیلئے جاؤ تو اس دعا پر مریض کو دم کریں۔ اللهم رب الناس اذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا يغادر سقما (بخاری)

غصہ کے وقت

غصہ کے وقت اعوذ بالله مکمل پڑھے اور عرب کہتے ہیں کہ صل علی النبی صلی الله علیہ وسلم غصہ کے وقت درود شریف پڑھے۔

سنن ابو داود کا راوی

سنن ابی داود کے راوی مسدود کے بارے میں محشی نے لکھا ہے کہ یہ کژدم کا دم ہے۔ یعنی اگر کژدم کسی کو ڈس مارے تو اس پر دم کرے۔ یا کسی کا بخار ہو۔ پورا نام اس طرح ہے مسدود بن مسروہ بن محمد بن مسربل بن مغربل بن مغربل بن مطربل بن ارندل بن سرندل بن غزندل بن ماسک بن مستورد الاسدی البصری۔

بیداری کیلئے وظیفہ

سوتے وقت اس طرح کہہ کہ مثلا رات کے فلاں بجے بیدار ہوں گا پھر سورۃ کھف کے آخری آیات پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے یہ مجرب عمل ہے جس وقت چاہوں گے بیدار ہو گے۔

جمح کے دن کا وظیفہ

جمح کے دن سورۃ کھف پڑھے یہ افضل ہے اور اسی ۸۰ بار درود شریف پڑھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے جمعہ کے دن تبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ عصر کے بعد غروب تک زوال کے بعد سے لیکن نماز جمعہ کی فراغت تک ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ اوقات منتقل ہوتے ہیں۔ کبھی ایک وقت ہوتا ہے کبھی دوسرا وقت۔ یہ چند بے ربط و بے ترتیب جملے حضرت اشیع کی روح پر فتوح کی خدمت میں بطور ہدیہ عقیدت پیش کر رہا ہوں۔ حضرت اشیع اور دارالعلوم حقانی اور خاندان حقانی اور دارالعلوم کے درود یوار کے متعلق مزید کیا لکھوں اور بتاوں اس شعر پر التفاء کرتا ہوں اور تمام حقانی برادری کی خدمت میں یہی التماس ہیں.....

دل آرامے کہ داری دل درو بند
وگر چشم از ہمہ عالم فرو بند